سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

منگل،25۔جون2019

(یوم الثلاثہ،21۔شوال المکرم1440ھ)

سترہویں اسمبلی: دسواں اجلاس

جلد 10 : شمارہ 9

593

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 25۔جون 2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

سالانہ بجٹ گوشوارہ برائے سال 2019-20

مطالبات زر برائے سال 2019-20 پر بحث اور رائے شماری

مطالبہ نمبر PC21001	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک کروڑ 5 لاکھ 76 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 2019-20 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "افیون" برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال 2019-20 (حصہ اول) صفحات 1 تا 2
مطالبہ نمبر PC21002	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 4۔ارب 49 کروڑ 93 لاکھ 97 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 2019-20 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال 2019-20 (حصہ اول) صفحات 3 تا 4

594

مطالبہ نمبر PC21003	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو67 کروڑ83لاکھ67 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**صوبائی آبکاری**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات5 تا6
مطالبہ نمبر PC21004	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو75 کروڑ80لاکھ43 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**اسٹامپ**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات7 تا8
مطالبہ نمبر PC21005	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو4-ارب5 کروڑ31 لاکھ 16 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**جنگلات** " برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات9 تا10
مطالبہ نمبر PC21006	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو10 کروڑ77لاکھ81 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**رجسٹریشن**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات11 تا12

595

مطالبہ نمبر
PC21007

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 55 کروڑ 72 لاکھ 11 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 2019-20 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**اخراجات برائے قوانین موٹر گاڑیاں**" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مطالبات زر برائے سال 2019-20 (حصہ اول) صفحات 13 تا 14

مطالبہ نمبر
PC21008

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو **ایک ارب 40 کروڑ 41 لاکھ 8 ہزار** روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 2019-20 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**دیگر ٹیکس و محصولات**" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مطالبات زر برائے سال 2019-20 (حصہ اول) صفحات 15 تا 16

مطالبہ نمبر
PC21009

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو **21-ارب 24 کروڑ 90 لاکھ 52 ہزار** روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 2019-20 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**آبپاشی و بحالی اراضی**" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مطالبات زر برائے سال 2019-20 (حصہ اول) صفحات 17 تا 18

مطالبہ نمبر
PC21010

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو **49-ارب 74 کروڑ 82 لاکھ 31 ہزار** روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 2019-20 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**انتظام عمومی**" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مطالبات زر برائے سال 2019-20 (حصہ اول) صفحات 21 تا 22

596

مطالبہ نمبر PC21011	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو23- ارب17کروڑ 61لاکھ70ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30- جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**نظام عدل**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات26تا27
مطالبہ نمبر PC21012	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو10-ارب43کروڑ 48لاکھ14ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30- جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**جیل خانہ جات وسزا یافتگان کی بستیاں**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات30تا31
مطالبہ نمبر PC21013	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک کھرب15-ارب 63کروڑ32لاکھ80ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**پولیس**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات32تا33
مطالبہ نمبر PC21014	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو19 کروڑ90لاکھ17 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**عجائب گھر**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات34تا35

597

مطالبہ نمبر	تحریک	مطالبات زر
مطالبہ نمبر PC21015	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو **66-ارب 37 کروڑ 36 لاکھ 7 ہزار** روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**تعلیم**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال 20-2019 (حصہ اول) صفحات 36 تا 37
مطالبہ نمبر PC21016	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو **ایک کھرب 41-ارب 77 کروڑ 16 لاکھ 61 ہزار** روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**خدمات صحت**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال 20-2019 (حصہ اول) صفحات 38 تا 39
مطالبہ نمبر PC21017	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو **10-ارب 33 کروڑ 8 لاکھ 75 ہزار** روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**صحت عامہ**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال 20-2019 (حصہ اول) صفحات 40 تا 41
مطالبہ نمبر PC21018	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو **18-ارب 94 کروڑ 96 لاکھ 93 ہزار** روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**زراعت**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال 20-2019 (حصہ اول) صفحات 42 تا 43

598

مطالبہ نمبر PC21019	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو91 کروڑ10 لاکھ 90ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**ماہی پروری**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زربرائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات44 تا45
مطالبہ نمبر PC-21020	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو13- ارب22 کروڑ4لاکھ 57ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد" **ویٹرینری**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زربرائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات46 تا47
مطالبہ نمبر PC21021	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو**ایک ارب44 کروڑ 79لاکھ** 94ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**کوآپریشن** "برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زربرائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات48 تا49
مطالبہ نمبر PC21022	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو9-ارب43 کروڑ51لاکھ 27ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد" **صنعتیں**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زربرائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات50 تا51

599

مطالبہ نمبر
PC21023

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 9-ارب 45 کروڑ 92 لاکھ 71 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 2019-20 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**متفرق محکمہ جات**" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مطالبات زر برائے
سال 2019-20
(حصہ اول)
صفحات 52 تا 53

مطالبہ نمبر
PC21024

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 9-ارب 36 کروڑ 95 لاکھ 67 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 2019-20 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**سول ورکس**" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مطالبات زر برائے
سال 2019-20
(حصہ اول)
صفحات 55 تا 56

مطالبہ نمبر
PC21025

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 12-ارب 23 کروڑ 69 لاکھ 18 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 2019-20 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**مواصلات**" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مطالبات زر برائے
سال 2019-20
(حصہ اول)
صفحات 59 تا 60

مطالبہ نمبر
PC21026

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 55 کروڑ 12 لاکھ 44 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 2019-20 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**محکمہ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ**" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مطالبات زر برائے
سال 2019-20
(حصہ اول)
صفحات 61 تا 62

600

مطالبہ نمبر PC21027	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو**ایک ارب60کروڑ 22لاکھ95ہزار** روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**ریلیف**"برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات63 تا64
مطالبہ نمبر PC21028	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو **2 کھرب44-ارب 90کروڑ** روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**پنشن**"برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات67 تا68
مطالبہ نمبر PC21029	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو **29کروڑ55 لاکھ 26ہزار** روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات69 تا70
مطالبہ نمبر PC21030	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو **21-ارب61کروڑ 73لاکھ70ہزار** روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**سبسڈیز** "برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات71 تا72

601

مطالبہ نمبر PC21031	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو **4 کھرب64۔ارب 78 کروڑ66 لاکھ34 ہزار روپے** سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال 2019-20کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**متفرقات**"برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال2019-20 (حصہ اول) صفحات73 تا74
مطالبہ نمبر PC21032	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو**80 کروڑ37 لاکھ4ہزار روپے** سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال2019-20کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**شہری دفاع**"برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال2019-20 (حصہ اول) صفحات76 تا77
مطالبہ نمبر PC13033	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو**ایک کھرب5۔ارب 4 کروڑ58لاکھ21ہزار روپے** سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال2019-20 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**غلے اور چینی کی سرکاری تجارت**"برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال2019-20 (حصہ اول) صفحات78 تا79
مطالبہ نمبر PC13034	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو **9 کروڑ32 لاکھ3ہزار روپے** سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال2019-20کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**میڈیکل سٹورز اور کوئلے کی سرکاری تجارت**"برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال2019-20 (حصہ اول) صفحات82 تا83

602

مطالبہ نمبر PC13035	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو**ایک ہزار** روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**قرضہ جات برائے سرکاری ملازمین**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات84 تا85
مطالبہ نمبر PC13050	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو**84-ارب40 کروڑ** روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**سرمایہ کاری**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ اول) صفحات92 تا93
مطالبہ نمبر PC22036	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو **2کھرب55-ارب 30کروڑ85لاکھ85ہزار** روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**ترقیات**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ دوم) صفحات94 تا96
مطالبہ نمبر PC12037	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو**25-ارب34کروڑ 30لاکھ61ہزار** روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**تعمیرات آبپاشی**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زر برائے سال20-2019 (حصہ دوم) صفحات97 تا98

603

مطالبہ نمبر PC12041	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو35-ارب سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**شاہرات وپل**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زربرائے سال20-2019 (حصہ دوم) صفحات99 تا100
مطالبہ نمبر PC12042	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 34-ارب34کروڑ 83 لاکھ54ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**سرکاری عمارات**" برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زربرائے سال20-2019 (حصہ دوم) صفحات101 تا 102
مطالبہ نمبر PC12043	**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 76-ارب97کروڑ 72لاکھ 53ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**قرضہ جات برائے میونسپلیٹیز/ خودمختار ادارہ جات وغیرہ** "برداشت کرنے پڑیں گے۔	مطالبات زربرائے سال20-2019 (حصہ دوم) صفحات103 تا104

605

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا دسواں اجلاس

منگل،25۔جون2019

(یوم الثلاثہ،21۔شوال المکرم1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4بج کر12منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَہَا ؕ لَہَا مَا کَسَبَتۡ وَ عَلَیۡہَا
مَا اکۡتَسَبَتۡ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَاۤ اِنۡ نَّسِیۡنَاۤ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا ۚ
رَبَّنَا وَ لَا تَحۡمِلۡ عَلَیۡنَاۤ اِصۡرًا کَمَا حَمَلۡتَہٗ عَلَی الَّذِیۡنَ
مِنۡ قَبۡلِنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ ۚ
وَ اعۡفُ عَنَّا ٝ وَ اغۡفِرۡ لَنَا ٝ وَ ارۡحَمۡنَا ٝ اَنۡتَ مَوۡلٰىنَا
فَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۲۸۶﴾

سُورَۃُ البَقَرَۃ آیت286

اللہ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ اچھے کام کرے گا تو اس کو ان کا فائدہ ملے گا بُرے کرے گا تو اسے ان کا نقصان پہنچے گا۔ اے پروردگار! اگر ہم سے بھول یا چُوک ہو گئی ہو تو ہم سے مواخذہ نہ کیجیو۔ اے پروردگار! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیو جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے پروردگار! جتنا بوجھ اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اتنا ہمارے سر پر نہ رکھیو اور (اے پروردگار) ہمارے گناہوں سے در گزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما۔ تو ہی ہمارا مالک ہے اور ہم کو کافروں پر غالب فرما(286)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

اج سِک متراں دی ودھیری اے
کیوں دلڑی اُداس گھنیری اے
لوں لوں وچ شوق چنگیری اے
اج نیناں لائیاں کیوں جھڑیاں
مکھ چند بدر شعشانی اے
متھے چمکے لاٹ نورانی اے
کالی زُلف تے اکھ مستانی اے
مخمور اکھیں ہِن مدھ بھریاں
اس صورت نوں میں جان آکھاں
جان آکھاں کہ جانِ جہان آکھاں
سچ آکھاں تے رَب دی شان آکھاں
جس شان توں شاناں سب بنیاں
سبحان اللہ ما اجملک ما احسنکُ ما اکملکُ
کِتھے مہر علی کتھے تیری ثناء
گستاخ اکھیں کتھے جا اڑیاں

(اس مرحلہ پر وزیر اعلیٰ ایوان میں تشریف لائے
تو معزز ممبران حزب اقتدار نے ڈیسک بجا کر ان کا استقبال کیا)

سرکاری کارروائی

بحث

مطالبات زر برائے سال20-2019 پر بحث اور رائے شماری

(---جاری)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب ہم سالانہ بجٹ برائے سال20-2019 کے مطالبات زر پر کارروائی دوبارہ سے شروع کر رہے ہیں۔ مورخہ 24۔ جون2019 کے اجلاس میں دو مطالباتِ زر اور ان پر کٹ موشنز پیش کی جا چکی ہیں ان پر رائے شماری بھی ہو چکی ہے۔ جیسا کہ اعلان کیا گیا تھا کہ کٹ موشنز کے ذریعے مطالبات زر پر کارروائی آج شام 5.00 بجے تک جاری رہے گی، 5.00 بجے کے بعد باقی مطالبات زر پر کارروائی قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ (4)144 کے تحت گلوٹین کا اطلاق ہو گا جو براہ راست سوال کے ذریعے ہو گی۔ اب ہم کارروائی کا آغاز کر رہے ہیں۔ مطالبہ زر نمبر PC21018 زراعت ہے۔

وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC21018 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر PC21018

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 18۔ ارب 94 کروڑ 96 لاکھ 93 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو18۔ارب94کروڑ96لاکھ 93ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

CHAUDHARY MOHAMMAD IQBAL: Mr Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: اس مطالبہ زر پر جناب جہانگیر خانزادہ، جناب افتخار احمد خان، جناب تنویر اسلم ملک، جناب ناصر محمود، جناب عارف اقبال، خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ، چودھری خوش اختر سبحانی، جناب لیاقت علی، رانا محمد افضل، جناب ذیشان رفیق، چودھری نوید اشرف، چودھری ارشد جاوید وڑائچ، رانا عبدالستار، جناب ابو حفص محمد غیاث الدین، جناب منان خان، بلال اکبر خان، خواجہ محمد وسیم، شوکت منظور چیمہ، چودھری عادل بخش چٹھہ، جناب بلال فاروق تارڑ، جناب عمران خالد بٹ، جناب محمد نواز چوہان، جناب محمد توفیق بٹ، چودھری اشرف علی، جناب عبدالرؤف مغل، چودھری وقار احمد چیمہ، جناب قیصر اقبال، جناب اختر علی خان، جناب امان اللہ وڑائچ، چودھری محمد اقبال، جناب عرفان بشیر، محترمہ حمیدہ میاں، جناب مظفر علی شیخ، جناب صہیب احمد ملک، جناب مناظر حسین رانجھا، جناب لیاقت علی خان، رانا منور حسین، جناب محمد وارث شاد، جناب محمد الیاس، جناب محمد شعیب ادریس، رائے حیدر علی خان، جناب جعفر علی، جناب محمد صفدر شاکر، جناب شفیق احمد، جناب محمد اجمل، جناب ظفر اقبال، جناب محمد طاہر پرویز، جناب علی عباس خان، جناب فقیر حسین، جناب حامد راشد، جناب عبدالقدیر علوی، جناب محمد ایوب خان، میاں اعجاز حسین بھٹی، جناب محمد کاشف، آغا علی حیدر، جناب محمد اشرف رسول، میاں عبدالرؤف، میاں جلیل احمد، جناب محمود الحق، جناب سجاد حیدر ندیم، جناب سمیع اللہ خان، جناب غزالی سلیم بٹ، جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن، جناب شہباز احمد، جناب مرغوب احمد، جناب بلال یٰسین، رانا مشہود احمد خان، خواجہ عمران نذیر، چودھری اختر علی، ملک غلام حبیب اعوان، ملک محمد وحید، خواجہ سلمان رفیق، جناب محمد یاسین عامر، جناب نصیر احمد، جناب رمضان صدیق، جناب اختر

حسین، رانا محمد طارق، جناب محمد مرزا جاوید، جناب محمد نعیم صفدر، ملک احمد سعید خان، ملک محمد احمد خان، شیخ علاؤالدین، رانا محمد اقبال خان، جناب محمد الیاس خان، جناب جاوید علاؤالدین ساجد، چودھری افتخار حسین چھچھر، جناب نورالامین وٹو، جناب علی عباس، میاں یاور زمان، جناب منیب الحق، جناب غلام رضا، جناب نوید علی، جناب کاشف علی چشتی، جناب خضر حیات، ملک ندیم کامران، جناب محمد ارشد ملک، جناب نوید اسلم خان لودھی، رانا ریاض احمد، جناب نشاط احمد خان، جناب بابر حسین عابد، جناب محمد فیصل خان نیازی، جناب عطاالرحمان، محترمہ نغمہ مشتاق، پیرزادہ محمد جہانگیر بھٹہ، جناب شاہ محمد، جناب خان محمد صدیق خان بلوچ، جناب محمد یوسف، جناب خالد محمود، میاں عرفان عقیل دولتانہ، جناب محمد ثاقب خورشید، رانا عبدالرؤف، جناب محمد جمیل، جناب کاشف محمود، جناب زاہد اکرم، چودھری مظہر اقبال، جناب محمد ارشد، جناب ظہیر اقبال، جناب محمد کاظم پیرزادہ، جناب محمد افضل گل، ملک خالد محمود بابر، میاں محمد شعیب اویسی، جناب محمد ارشد جاوید، چودھری محمد شفیق انور، ملک غلام قاسم ہنجرا، جناب اظہر عباس، جناب اعجاز احمد، سردار اویس احمد خان لغاری، محترمہ ذکیہ خان، محترمہ مہوش سلطانہ، محترمہ عظمٰی زاہد بخاری، محترمہ عشرت اشرف، محترمہ سعدیہ ندیم ملک، محترمہ حنا پرویز بٹ، محترمہ ثانیہ عاشق جبین، محترمہ طحٰیا نون، محترمہ اُسوہ آفتاب، محترمہ صبا صادق، محترمہ کنول پرویز چودھری، محترمہ گلناز شہزادی، محترمہ رابعہ نصرت، محترمہ حسینہ بیگم، محترمہ راحت افزاء، محترمہ منیرہ یامین ستّی، محترمہ رخسانہ کوثر، محترمہ سلمٰی سعدیہ تیمور، محترمہ خالدہ منصور، محترمہ رابعہ احمد بٹ، محترمہ رابعہ نسیم فاروقی، محترمہ فائزہ مشتاق، محترمہ بشریٰ انجم بٹ، محترمہ سمیرا کومل، محترمہ راحیلہ نعیم، محترمہ سنبل ملک حسین، محترمہ عنیزہ فاطمہ، محترمہ نفیسہ امین، محترمہ زیب النسا، جناب خلیل طاہر سندھو، محترمہ جوئس روفن جولیس، جناب منیر مسیح کھوکھر، جناب طارق مسیح گل، سید حسن مرتضیٰ، سید علی حیدر گیلانی، جناب غضنفر علی خان، سید عثمان محمود، رئیس نبیل احمد، جناب ممتاز علی اور محترمہ شازیہ عابد کی طرف سے کٹ موشن موصول ہوئی ہے۔ محرک کٹ موشن پیش کریں۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"18-ارب94کروڑ96لاکھ93ہزارروپے کی کل رقم بسلسلہ مد مطالبہ زر نمبرPC21018 "زراعت" کم کرکے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"18-ارب 94 کروڑ 96 لاکھ 93 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مد مطالبہ زر نمبر PC21018 "زراعت" کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

MINISTER FOR AGRICULTURE(Malik Nauman Ahmad Langrial): Mr Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: اس کٹ موشن پر محرکین کی جو لسٹ آئی ہے اس کے مطابق باری باری بات کریں گے۔ پہلے چودھری محمد اقبال بسم اللہ کریں گے۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے اس اہم موضوع پر بات کرنے کی اجازت دی۔ صوبہ پنجاب وہ صوبہ ہے جو شروع سے ہی اناج گھر کے نام سے مشہور ہے اور اسے food basket صوبہ کہتے تھے۔ اس کا 1/4 حصہ ہندوستان میں رہ گیا اور 3/4 حصہ پاکستان کے اندر ہے۔ یہ اتنا بڑا صوبہ جس کے اناج گھر کا بڑا حصہ پاکستان میں ہے۔ وہ صوبہ جو پورے انڈیا کو feed کرتا تھا وہ اگر آج پاکستان کو feed نہیں کر سکتا تو پھر ہم اس صوبے کے اندر کیا کر رہے ہیں؟ زراعت وہ موضوع ہے جو بڑی دُکھ بھری داستان ہے اگر ساری سنائی جائے تو اس کے لئے بڑے دن چاہئیں اس لئے میں اس کا مختصر سا جائزہ پیش کروں گا کہ ہو کیا رہا ہے؟ پی ایم ایل (ن) کے دور حکومت میں ایگریکلچر growth rate three percent تھا جو اب اس سال ایک فیصد کے قریب آ گیا ہے یعنی ایگریکلچر growth پیچھے کی طرف چل پڑی ہے۔ پنجاب کے اندر ہماری گندم کی بڑی اچھی پیداوار چل رہی تھی اور پاکستان کے اندر صوبہ پنجاب سرپلس صوبہ ہو گیا تھا جو نہ صرف سارے پاکستان کو feed کر رہا تھا بلکہ افغانستان کو بھی feed کر رہا تھا لیکن اس دفعہ یہ حالت ہوئی ہے کہ گندم 35 من فی ایکڑ سے 25 من فی ایکڑ پر آ گئی ہے۔

جناب سپیکر! میرے سارے فاضل دوست کاشتکار اور زمیندار ہیں سبھی کو پتا ہے کہ اس دفعہ کیا حالت ہوئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ موسمی حالات ٹھیک نہیں تھے یہ حالات تھے وہ حالات تھے۔ موسمی حالات تو ہمارے ساتھ والے ممالک میں بھی تھے، یہ موسم چائنا اور انڈیا میں بھی رہا ہے لیکن وہاں پر پیداوار اتنی کم کیوں نہیں ہوئی؟ ان سب چیزوں کا تدارک کس نے کرنا ہے؟ ہم سب نے مل کر ان کا تدارک کرنا ہے لہٰذا اس کا تدارک کیا جائے۔ ہمارا dynamic منسٹر ہے اور

نوجوان بھی ہے اسے کہیں کہ ذرا بھاگ دوڑ کرے اور پنجاب کو اسی لیول پر لائے جہاں پر پہلے پنجاب تھا۔

جناب سپیکر! محترم قائد پاکستان، قائد جمہوریت میاں محمد نواز شریف نے زراعت کے لئے کسان package کے نام پر 50۔ارب روپے کا package پیش کیا۔ آپ بھی کوئی ایسی مثال دیں کہ آپ نے گیارہ مہینوں میں کیا کیا ہے لیکن اس طرح تو کام نہیں چلے گا۔ یہ کہنے سے تو کام نہیں چلے گا کہ پہلی حکومتیں یہ کر گئیں، وہ کر گئیں، لوٹ مار کر گئیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے ان گیارہ مہینوں میں جو پراجیکٹ بنایا ہے اسے سامنے لائیں اور اس کی مثال پیش کریں۔ آپ کی مثالیں دے کر گزارہ نہیں ہونا کہ جناب پرویز الٰہی نے یہ کر دیا وہ کر دیا اس طرح کام نہیں چلنا بلکہ ان کو بتانا پڑنا ہے کہ ہم نے کیا کیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کے علاوہ اب میں کاٹن کے حوالے سے بات کروں گا۔ پچھلے سال ہم نے تقریباً ایک بلین ڈالر کی کاٹن import کی ہے جبکہ ہمارا ملک کاٹن export کرتا تھا۔ صوبہ پنجاب میں کاٹن کی ریکارڈ پیداوار ہوتی تھی۔ پنجاب کے صرف ایک ضلع وہاڑی میں صوبہ سندھ کے برابر کپاس کی پیداوار ہوتی تھی۔ اب کیا ہو گیا ہے اور کیا ہمارے صوبہ پنجاب کو نظر لگ گئی ہے؟ ہمیں اس بارے میں محنت سے کام اور ریسرچ کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر! ہمارے ملک اور صوبہ پنجاب میں ریسرچ oriented کام نہیں ہو رہا۔ حکومت ریسرچ کے لئے زیادہ بجٹ مختص کرے۔ معیاری بیج تیار کریں۔ میکسی پاک ایک بیج ایجاد ہوا جس نے دنیا کی بُھوک ختم کر دی ہے۔ اگر اس سے پہلے ایک ایکڑ دس من گندم پیدا کرتا تھا تو اس بیج کی وجہ سے ایک ایکڑ کی پیداوار 70 من تک چلی گئی تو ایسے نئے نئے بیج ایجاد کئے جائیں جن سے زیادہ پیداوار حاصل کی جا سکے۔ آپ کے پاس ایوب ریسرچ سنٹر اور زرعی یونیورسٹی فیصل آباد ہے تو آپ ان اداروں میں بیجوں کے حوالے سے زیادہ سے زیادہ ریسرچ کریں۔ اس میں محنت کی ضرورت ہے اور محنت کے بغیر کام نہیں چلے گا یعنی ریسرچ پر focus کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر زراعت کی خدمت میں عرض کروں گا کہ آپ (Punjab Agricultural Research Board(PARB کے چیئرمین ہیں۔ آپ ایمانداری سے بتائیں کہ اس ادارے کے اس وقت کیا حالات ہیں، یہ ادارہ کیا کر رہا ہے، اس کے

کتنے ممبرز ہیں،اس کی formation کیا ہے اور اس میں کیا کام ہو رہا ہے؟ جب تک آپ ان مسائل کو حل نہیں کریں گے تو اس وقت تک صوبہ اور شعبہ زراعت کے حالات بہتر نہیں ہوں گے۔ہمارا پڑوسی ملک انڈیا ہے وہاں پر ہمارے جیسی آب وہوا ہے اور ہمارے جیسا کسان ہے لیکن وہاں شعبہ زراعت بہت زیادہ عروج پر ہے۔ہمارا کسان بڑا محنتی ہے۔ہمارے پاس ایک بہترین نہری نظام ہے اور پاکستان کے علاوہ اس طرح کا نہری نظام کہیں نہیں پایا جاتا اس کے باوجود ہمارا شعبہ زراعت ترقی نہیں کر رہا کیونکہ ہم اپنے نہری نظام کو ٹھیک کر رہے ہیں اور نہ ہی ہم لائیوسٹاک کو ٹھیک کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر!یہ ملک کیسے چلے گا؟ملک میں تبدیلی اس وقت آئے گی جب ہمارا شعبہ زراعت ترقی کرے گا۔جب تک فی ایکڑ پیداوار نہیں بڑھے گی اس وقت تک ہماری معیشت بہتر نہیں ہو سکے گی۔

جناب سپیکر!محترمہ وزیر خزانہ نے بڑی اچھی تقریر کی ہے۔انہوں نے اپنی تقریر میں کہا ہے کہ ہم export oriented policy لانا چاہتے ہیں۔منسٹر صاحب!آپ میری بات نوٹ کر لیں کہ جب تک ہماری فی ایکڑ پیداوار نہیں بڑھے گی اس وقت تک کچھ بھی نہیں ہو گا۔فی ایکڑ پیداوار بڑھانے کے لئے آپ کو محنت سے کام کرنا پڑے گا اور اگر آپ کو پتا نہیں چل رہا تو ہم سے مشورہ کر لیں۔ہم آپ کو بتائیں گے کہ کس طرح شعبہ زراعت،صوبہ اور اس ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "بسم اللہ آجاؤ" کی آوازیں)

جناب سپیکر: مہربانی کر کے خاموشی اختیار کریں۔چودھری محمد اقبال کو اپنی بات کرنے دیں۔

Order please. Order in the House. No cross talks please.

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر!گندم کا certified seed کاشتکاروں کو پوری تعداد میں نہیں مل رہا اور بہت تھوڑے زمینداروں کو گندم کا certified بیج ملتا ہے۔اس کو expand کرنے کی اشد ضرورت ہے تاکہ تمام زمینداروں کو گندم کا certified بیج مل سکے۔نرسری ٹھیک ہو گی تو فصل ٹھیک ہو گی لیکن اگر نرسری ٹھیک نہیں ہو گی تو پھر فصل کیسے ٹھیک ہو گی؟

جناب سپیکر! زرعی inputs کی قیمتیں بہت زیادہ ہیں۔ زرعی ادویات، کھادیں اور ڈیزل مہنگا ہے جس کی وجہ سے پنجاب میں کاشت کی cost of production بڑھ جاتی ہے۔ جب cost of production زیادہ ہوگی تو پھر کاشتکاری منافع بخش نہیں ہوگی اور اگر کاشتکاری منافع بخش نہیں ہوگی تو پھر کوئی اس میں رہنا نہیں چاہے گا۔ اگر کوئی جرنیل ہے تو وہ چاہے گا کہ میرا ایک بیٹا جرنیل بن جائے، اگر کوئی وکیل ہے تو وہ چاہے گا کہ میرا بیٹا اچھا بیرسٹر بن جائے لیکن کوئی زمیندار نہیں چاہتا کہ میرا بیٹا زمیندار بن جائے۔ وہ کہتا ہے کہ میرا بیٹا بے شک چپڑاسی بھرتی ہو جائے لیکن اس پیشے سے نکل جائے۔ جب اس پیشے کے ایسے بُرے حالات ہوں گے، ایسی بددلی ہوگی تو پھر اس کے results کیا آئیں گے؟ اس لئے اس شعبے کو encourage کرنے اور اسے profitable بنانے کی ضرورت ہے۔ جب تک اس زرعی شعبے کو profitable نہیں بنایا جائے گا اس وقت تک پاکستان کے معاشی حالات کبھی نہیں بدلیں گے۔

جناب سپیکر! زرعی اشیاء کو subsidize کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ ہمارے دور حکومت میں کھادوں پر سبسڈی دی گئی تھی لیکن اب شاید وہ withdraw کر لی گئی ہے۔ ہماری حکومت نے زرعی ادویات پر GST ختم کر دیا تھا اور اب معلوم ہوا ہے کہ زرعی ادویات پر GST دوبارہ لاگو کیا جارہا ہے۔ اگر GST لگ گیا تو زرعی ادویات مزید مہنگی ہو جائیں گی اور پھر اس کا نتیجہ کیا نکلے گا؟ لازمی طور پر cost of production بڑھے گی اور کسان کو منافع مزید کم ملے گا۔

جناب سپیکر! میری بڑی مؤدبانہ گزارش ہے کہ میں نے جن مسائل کا اپنی تقریر میں ذکر کیا ہے ان کو حل کرنے کی بھرپور کوشش کی جائے۔ یہ بڑے چھوٹے چھوٹے نسخے ہیں جن پر عمل کر کے بہت بڑی تبدیلی لائی جا سکتی ہے۔

جناب سپیکر! اسی طرح فوڈ سیکیورٹی پراجیکٹ کو introduce کرانے کی سخت ضرورت ہے۔ اگر اس پر focus کیا جائے تو آپ کی فی ایکڑ پیداوار بڑھ جائے گی۔ ہر گاؤں میں 20 ایکڑ پر مشتمل ایسا فارم بنایا جائے کہ جہاں پر بیج کو multiply کیا جائے۔ اس سے پنجاب کے ہر کسان کو معیاری بیج مل سکے گا۔ کسانوں کو بروقت inputs کی فراہمی بہت ضروری ہے۔ جب بھی sowing season آتا ہے تو DAP کھاد ناپید ہو جاتی ہے اگر کاشتکار کو بروقت DAP کھاد نہیں ملے گی تو گندم، گنّے یا مکئی کی پیداوار کبھی بھی grow نہیں کر سکے گی۔ اسی طرح کسان کو

marketing کے بڑے مسائل درپیش ہیں۔رائس ہماری ایکexport item ہے۔بعض اوقات اس کیexport دوسرے ممالک میں نہیں ہوتی کیونکہ نئے export avenues ڈھونڈے نہیں جاتے، جس کی وجہ سے رائس کی قیمت نیچے آجاتی ہے اور کاشتکارsuffer کرتا ہے۔

جناب سپیکر!وفاقی حکومت کو سفارش کی جائے کہ بیرون ممالک میں ہمارے کمرشل اتاشی نئے نئےexport avenue ڈھونڈیں تاکہ ہماری کاٹن ،رائس اور دوسری زرعی اجناس export ہوسکیں۔بہت شکریہ

جناب سپیکر:اب محترمہ ذکیہ خان بات کریں گی۔

محترمہ ذکیہ خان:اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر!آپ کی بہت مہربانی کہ آپ نے مجھے کٹ موشن پر بات کرنے کا موقع دیا ہے۔میں اردو میں بات کرنے کی پوری کوشش کروں گی لیکن اگر درمیان میں تھوڑی انگریزی آجائے تو اس کی آپ مجھے اجازت دے دیجئے۔

جناب سپیکر:جی، آپ بات کریں۔

محترمہ ذکیہ خان:جناب سپیکر!ہمارے صوبہ پنجاب کی بڑی فصلیں گندم، گنّا اور کپاس ہیں۔اس کے علاوہ آم اورcitrus fruits کی پیداوار بھی کافی زیادہ ہے۔اس وقت ہمارا زرعی شعبہ بہت زیادہneglected ہے۔پنجاب سب سے بڑا صوبہ ہے،سب یہ کہتے ہیں کہ زراعت ہماری معیشت کیbackbone ہے اور اسی کے ذریعے ہم نے اپنیeconomy کو بہتر بنایا ہے۔اگر ہم نے اپنی economy کو بہتر بنایا ہے تو پھر میں یہ سمجھتی ہوں کہ.This budget is not enough

جناب سپیکر!سب سے پہلے میں یہ کہوں گی کہ آپ کی ایک ایگریکلچر پالیسی ہونی چاہئے۔ جب آپ ایگرکلچر پالیسی بنائیں تو ایسے لوگوں سے مشاورت کریں کہ جن کو زراعت کی سمجھ بوجھ ہے وہ لوگ یہ پالیسی نہ بنائیں جو کہ دفتروں سے اُٹھ کر آجاتے ہیں،فائلیں لے آتے ہیں اور زرعی پالیسی بنادیتے ہیں۔زرعی پالیسی بنانے کے لئے زمیندار سے مشاورت کی جائے اور خصوصی طور پر چھوٹے زمیندار کی رائے لی جائے کیونکہland reforms کے بعد آپ کے صوبہ میں چھوٹے زمینداروں کی تعداد بڑھ گئی ہے۔آپ کو بہت سوچ سمجھ کر زرعی پالیسی تیار کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر! میں دوسری گزارش یہ کروں گی کہ اگر ہم نے اپنی پیداوار بڑھانی ہے تو ہمیں بیجوں کی طرف توجہ دینی چاہیئے اوراس کے لئے ریسرچ سنٹر بنائے جائیں۔ فیصل آباد میں ایک زرعی یونیورسٹی کام کر رہی ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ ایک زرعی یونیورسٹی ساؤتھ پنجاب میں بھی قائم کی جانی چاہیئے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ ہر ضلع میں چھوٹے چھوٹے learning schools بنائے جائیں جو کہ زمینداروں کو train کر سکیں اور سمجھا سکیں۔ ان learning schools or centres میں trained human resources ہونی چاہیئے جو کہ زمینداروں کو جدید طرز پر ٹریننگ دیں کہ انہوں نے بیج، زرعی ادویات کو کیسے استعمال کرنا اور کن طریقوں سے زیادہ پیداوار حاصل کی جاسکتی ہے۔

جناب سپیکر! میں تیسری بات یہ کہوں گی کہ ہمارے ملک میں بہت زیادہ imported cotton seed آتی ہے۔ ہمیں اپنا local seed develop کرنا چاہیئے۔ اگر ہم باہر سے بیج منگواتے ہیں تو ہمارے ریسرچ سنٹرز کی لیبارٹری میں پہلے اس کی testing and checking کی جائے کہ آیا اس بیج کی کوالٹی صحیح ہے یا نہیں اور پھر اسے کاشت کیا جائے۔ بیرون ممالک کی بڑی کمپنیاں second class seed ترقی پذیر ممالک کو بھجواتی ہیں۔

Mr Speaker! In the long run they are not good for us and we have to pay because our environment is affected, our eco system is getting affected and everybody knows it and every year we have to buy the seed from them that is not used again especially the Cotton seed We have to improve so that we can have better yields in wheat. We also have to improve the seeds and do more research on it.

جناب سپیکر! اس حوالے سے ریسرچ کی جائے کہ کون سا high yielding seed آپ کے پاس آتا ہے اور ہم زمیندار کو کیا کوالٹی دے سکتے ہیں تا کہ ہماری پیداوار زیادہ ہو سکے۔ جب پیداوار زیادہ ہو گی، کپاس اچھی ہو گی، مکئی کی فصل اچھی ہو گی اور آپ citrus fruits کا تحفظ کریں گے تو پھر ہی آپ کی economy strong ہو گی اس کے لئے ہمیں عملی طور پر اقدامات اُٹھانے پڑیں گے کیونکہ زراعت پر بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک اور بات کرنا چاہتی ہوں کہ ہمارے ہاں Lack of Human Resources and lack of experts on Agriculture ہے اس لئے ہمیں لوگوں کو زیادہ train کرنا چاہئے جو کہ دیہات میں جا کر کسانوں کو سمجھائیں اور اُنہیں training دیں کیونکہ اب farming scientific ہو گئی ہے کیونکہ اب وہ farming نہیں رہ گئی کہ بیلوں سے ہل چلایا اور بیج ڈال دیا تو بہترین فصل ہو گئی۔ اب تو farming اتنی scientific ہو گئی ہے کہ:

> To improve the yields and quality of your farmers, there is so much to be done for the small farmers. We have to let him know how to grow crops using the method of tunnel farming

اور کچھ ایسی چیزیں آ گئی ہیں جہاں سے آپ کی آمدنی بہت بڑھ سکتی ہے اگر آپ صحیح طریقے سے کام کریں۔ آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ پانی کی کمی ہو رہی ہے۔ آپ کے بجٹ میں dams کے لئے پیسے رکھے گئے ہیں مگر مزید dams کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتی ہوں کہ اگر ہم نے کالا باغ ڈیم بنا لیا ہوتا تو آج ہمیں پانی کی اس کمی کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔

جناب سپیکر! میں اب بھی کہتی ہوں کہ ریسرچ ہوئی ہے اُس پر بہت پیسا خرچ ہوا ہے تو آپ ابھی بھی کالا باغ ڈیم بنا سکتے ہیں لیکن اُس کے لئے آپ صوبہ سندھ اور صوبہ خیبر پختونخوا کو onboard کریں۔

Mr Speaker! It has to be with consensuses. You can't have it without bringing them onboard but I am sure if you tell them that this is a national issue. We are all going to face water shortage if we don't make the dam.

جناب سپیکر! اگر وہ نہیں ہوتا تو پھر ہم اور dams بنائیں کیونکہ انڈیا نے بہت تیزی سے dams بنائے ہیں۔ ہم لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے dams 14 بنائے ہیں لیکن انہوں نے 14 سے بھی زیادہ dams بنا لئے ہیں اُنہوں نے چھوٹے چھوٹے بہت سے dams بنا لئے ہیں جو ہمیں معلوم ہی نہیں ہے کہ انہوں نے کہاں کہاں dams بنا لئے ہیں تو میں یہ سمجھتی ہوں کہ

We have to really know, take things very seriously and get about to do what we have to do.

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ میں یہ کہوں گی کہ drip farming ہونی چاہئے کیونکہ جب پانی کی قلت ہو گی تو ہم flooding of fields کو نہیں کر سکیں گے جیسے پہلے ہم flood کر دیتے تھے تو اس طرح سے پانی ضائع ہو جاتا تھا تو ہمیں sprinklers لگانے چاہئیں اور ہم farming اس طریقے سے کریں کہ ہم پانی کو بچا بھی سکیں اور

Irrigation Department and we should also do the lining of canals. One third has been already lined and the rest have to be lined and we should line them for saving water. So the water wastage should be put under tight control and given the top priority.

جناب سپیکر! میں ایک اور بات کرنا چاہتی ہوں کہ if we make a policy یا ہم جو کچھ کرتے ہیں اس کی implementation ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! میں یہ بات آپ کے حوالے سے نہیں کر رہی بلکہ generally بھی ہے۔

We don't implement a programme. We must implement and that is how Punjab, Pakistan will go on the successful way of life because

جناب سپیکر! آپ دیکھیں ہندوستان میں کیا ہو رہا ہے اور ہمارے ہاں کیا حالات ہیں؟

So we have to concentrate which is actually the backbone of our economy. بجلی نہیں تھی تو آپ کے کارخانے بند ہو گئے تھے، بجلی آئے گی تو کارخانے چلیں گے، بجلی ہو گی تو آپ کی farming بھی چلے گی اس لئے اس کو solar پر کر دیجئے لیکن ابھی solar بہت مہنگا ہے تو میں یہ سمجھتی ہوں کہ اگر آپ کے ٹیوب ویل solar پر آ جائیں تو اُس کا فائدہ یہ ہو گا کہ بجلی کے اوپر load کم پڑ جائے تو

We should have solar systems on every thing.

جناب سپیکر! دوسری بات میں یہ کہتی ہوں کہ آپ پلاننگ تو کرتے ہیں مگر آپ کے پاس بجٹ میں اُتنے پیسے نہیں ہوتے تو میں وزیر خزانہ سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ایگریکلچر کا بجٹ اس بجٹ سے دُگنا نہیں بلکہ تین گنا زیادہ ہونا چاہئے تھا۔ یہ بجٹ بہت کم ہے

You have not given priority to Agriculture and I feel Agriculture should be given priority so that the Punjab and Pakistan be successful. Thank you so much sir.

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ رانا محمد اقبال خان !

رانا محمد اقبال خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ پاکستان بنیادی طور پر ایک زرعی ملک ہے جس میں پنجاب سب سے بڑا صوبہ ہونے کے ناتے سے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے گندم، چاول اور باقی اجناس میں بھی اپنا کردار ادا کرتا ہے لیکن پاکستان سے چاول جب باہر کے ممالک جاتا ہے تو دبئی میں ہمارا چاول bags میں سے نکال کر اُن میں انڈیا کا چاول ڈال دیا جاتا ہے۔ ہمارا چاول جب پکتا ہے تو اس کی خوشبو دُور دُور تک جاتی ہے لیکن دبئی میں ہمارا چاول تبدیل کر دیا جاتا ہے تو ہمیں اس چیز پر کنٹرول کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ انڈیا کا کاشتکار خوشحال ہے لیکن پاکستان کا کاشتکار بدحال ہے۔ حزب اقتدار اور حزب اختلاف دونوں اطراف ہمارے ساتھی بیٹھے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان میں اکثریت کا تعلق کاشتکاری کے ساتھ ہے اور کاشتکار کے لئے بہت سی مشکلات آ رہی ہیں۔ پہلے جب میاں محمد نواز شریف کی حکومت تھی تو انہوں نے خصوصی طور پر یوریا اور ڈی اے پی کھادوں کی قیمت میں خصوصی طور پر رعایت کی تھی اُس وقت ڈی اے پی کی قیمت -/4100 روپے تھی جس کی انہوں نے -/2700 روپے کی اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پنجاب میں پہلے سے بہت زیادہ گندم ہوئی جس کی وجہ سے ہم خود کفیل ہو گئے۔ 2008 میں جب پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت آئی اُس وقت ہمارے لئے تھوڑی سی مشکلات تھیں لیکن بعد میں وہ مشکلات دُور ہو گئیں۔ اس سال بارشوں کی وجہ سے تھوڑا سا نقصان ہوا ہے تو اُنہیں سبسڈی دینے میں کیا ہرج ہے؟

جناب سپیکر! میں ایک دفعہ انڈیا گیا تو پوچھا کہ اب کسان کی کیا حالت ہے یقین جانیں کہ ہر کوئی کہنے لگا کہ ہم تو بہت خوشحال ہیں اور اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ فصلیں کاشت کرنے کے لئے جب ہم بجلی پر اپنے ٹیوب ویل چلاتے ہیں تو اُس پر ہمیں صرف -/10 روپے ٹوکن کے طور پر دینے پڑتے ہیں اور باقی حکومت subsidize کرتی ہے۔ اسی طرح ریسرچ میں بھی وہ

ہم سے بہت آگے ہیں۔ اُن کی گندم 55/50 من فی ایکڑ ہوتی ہے جبکہ ہماری گندم زیادہ سے زیادہ 32/30 من فی ایکڑ ہوتی ہے۔ جس طرح یہاں پر چودھری محمد اقبال اور محترمہ ذکیہ خان نے بھی کہا میں بھی ان کی بات کو endorse کرتا ہوں کہ ہمیں ریسرچ پر پورا زور دینا چاہئے اور اُس کے لئے ہمیں ریسرچ والوں کو کچھ دینا چاہئے۔

جناب سپیکر! ہمارے دور میں زراعت پر 140۔ ارب 5 کروڑ روپے کا بجٹ تھا لیکن انہوں نے اس میں cut کر کے 40۔ ارب روپے زراعت کے لئے کر دیا اور باقی محکموں کو ملا کر صرف 114۔ ارب روپے کا بجٹ رکھ دیا۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر لائیو سٹاک کے حوالے سے بات کروں تو اللہ کے شکر سے دُنیا میں پاکستان جیسی گائے ہے اور نہ ہی بھینس یا بکری ہے لیکن آسٹریلیا والے ہم سے اچھے ہیں جو یہاں سے گائے کا ساہیوال breed لے کر گئے اور اُس پر cross کرا کے انہوں نے ASF بنایا جو اُن کے لئے بہت فائدہ مند ہوا لیکن ہماری ریسرچ کم ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے ایک Progeny testing programme دیا تھا اب مجھے پتا نہیں کہ اُس کا کیا حال ہوا؟ اُس کے بارے میں تو اب آپ بتا سکیں گے۔ بہر حال کسان کے ساتھ ایک بہت بڑی زیادتی ہو رہی ہے کہ وفاقی حکومت نے زرعی انکم ٹیکس میں کسان کو 8 لاکھ روپے تک چھوٹ دی ہے لیکن صوبہ پنجاب نے اپنے کسانوں کو یہ چھوٹ نہیں دی جبکہ دوسرے سارے صوبوں میں یہ چھوٹ ہے اس کو اِنہوں نے چار لاکھ تک کر دیا ہے کہ چار لاکھ سے اوپر ٹیکس لاگو ہو گا۔ میری گزارش ہے کہ جب وفاق نے آٹھ لاکھ رکھا ہے تو پنجاب کے کاشتکار کے لئے چار لاکھ کیوں رکھا گیا ہے؟ اِدھر بھی کاشتکار ہیں اور اُدھر بھی کاشتکار ہیں۔

جناب سپیکر! آپ مہربانی فرما کر حکومت کو کہیں کہ ہمیں بھی ان کے برابر کرتے ہوئے یہاں بھی آٹھ لاکھ کیا جائے۔ یہی صوبہ ہے جہاں یہ ٹیکس عائد ہے۔ یہ ہمارے ساتھ زیادتی ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ ہمیں آٹھ لاکھ تک زرعی ٹیکس میں چھوٹ دیں۔ ہم آپ کے مشکور ہوں گے کیونکہ آئین کا آرٹیکل 25 بھی کہتا ہے کہ تمام پاکستانیوں کے حقوق برابر ہیں اس لئے ہم پر بھی مہربانی کی جائے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جناب محمد صفدر شاکر!

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! شکریہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ہمارے ملک کی معیشت میں زراعت ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ زراعت اور انڈسٹری گاڑی کے دو پہیے ہیں تو گاڑی اسی وقت چل سکتی ہے جب گاڑی کے دونوں پہیے چلیں گے۔ اس وقت ہمارے ملک اور صوبے کے اندر ہمارا زمیندار سب سے زیادہ بدحال ہے۔ وہ اس لئے کہ آج زرعی ادویات کی قیمتیں دُگنی ہو چکی ہیں، کھادوں کی قیمتیں دُگنی ہو چکی ہیں، بجلی کے ریٹ زیادہ ہو گئے ہیں، ڈیزل کے ریٹ زیادہ ہو گئے ہیں اور سب سے بڑی بدقسمتی کہ ہمارے زمیندار کو اس کی فصل کا ریٹ صحیح نہیں ملتا۔ ہمارا زمیندار اپنے گنّے کی فصل اُٹھا کر شوگر ملوں کے دروازوں پر کھڑا رہتا ہے اور بڑی مشکل سے دو تین دن میں اس کی گنّے کی فصل کو مل کے اندر جانے دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد جب ادائیگی کا وقت آتا ہے تو دو دو ماہ تک زمیندار کو اس کی قیمت نہیں ملتی۔

جناب سپیکر! گندم اور کپاس وہ فصلیں ہیں جو ہمارے ملک کے زمیندار کے لئے بہت اہم ہیں۔ میں نے اپنی بجٹ تقریر میں یہ گزارش کی تھی کہ اس ملک کے زمیندار کی فصل کا جب ریٹ لگایا جاتا ہے تو اس کی cost of production کو مد نظر رکھ کر لگایا جائے لیکن جو لوگ قیمت لگاتے ہیں وہ بیوروکریٹس ہیں۔ ان قیمت لگانے والوں کی کمیٹی میں بڑے اور چھوٹے زمیندار بھی شامل ہونے چاہئیں تاکہ ہمارا زمیندار بتا سکے کہ میری فصل پر اتنی لاگت آتی ہے لیکن اعلان ہو جاتا ہے کہ یہ ریٹ ہے اس پر آپ کو فصل دینی پڑے گی۔ ایسے زراعت ترقی نہیں کر سکتی۔

جناب سپیکر! میں نے اپنی بجٹ تقریر کے اندر بھی یہی بات کہی تھی کہ زمیندار کے لئے پانی کی فراہمی بہت ضروری ہے۔ ہمارے غریب زمیندار جو ٹیلوں پر ہیں ان کے لئے پانی کی فراہمی بہت ضروری ہے۔ اگر اس صوبے کو ترقی دینی ہے، اس ملک کو ترقی دینی ہے تو ہمیں زمیندار کو مضبوط کرنا ہو گا اور اس کو سہولتیں دینی ہوں گی۔ اگر آپ کا زمیندار مضبوط ہو گا تو پھر آپ کا ملک بھی ترقی کرے گا اور آپ کی معیشت بھی ترقی کرے گی۔

جناب سپیکر! میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس حکومت کو زمیندار کی ترقی کے لئے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جناب سپیکر! میں اس رباعی کے ساتھ اپنی تقریر ختم کرتا ہوں کہ:

رشتہ مہروفا کا اور بھی مضبوط کرو
تاکہ انسان کسی انسان سے نفرت نہ کرے
اس کے سجدوں میں تڑپ ہو سکتی نہیں پیدا
جس کا دل جھوم کے خلق خدا سے محبت نہ کرے

شکریہ

جناب سپیکر: جناب محمد ثاقب خورشید!

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے زراعت کی کٹوتی کی تحریک پر بولنے کا موقع دیا ہے۔

جناب سپیکر! تقریباً 72 سال ہو گئے ہیں ہم یہی سنتے آرہے ہیں کہ زراعت ہمارے ملک کی ریڑھ کی ہڈی ہے لیکن بدقسمتی سے اس ریڑھ کی ہڈی کو بہتر کرنے کے لئے کوئی نیورو سرجن نہیں ملا۔ نیورو سرجن جب ایک بیوروکریٹ ہو گا تو کہاں اس کی سرجری ہو سکے گی۔ اس کو زرعی ماہرین ہی ٹھیک کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں توقع کرتا ہوں کہ موجودہ صوبائی وزیر جو بڑے زمیندار گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں وہ اس پر خصوصی توجہ دیں گے۔ مجھ سے پہلے مختلف مقررین نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے اپنی اپنی بات کی اور تجاویز دیں۔

جناب سپیکر! میں بھی کچھ گزارشات کرنا چاہتا ہوں کہ موجودہ حکومت نے اس محکمہ کی ترقی کے لئے کوئی بہتر اور خاطر خواہ پروگرام نہیں دیا۔ سابق دور میں حکومت پنجاب اور وفاقی حکومت نے کھادوں پر سبسڈی کا جو پروگرام متعارف کرایا تھا اس کو دوبارہ نافذ کیا جائے اور سبسڈی دے کر زمینداروں کو سکھ کا سانس لینے دیا جائے۔ اسی طرح زرعی ادویات جن پر سیلز ٹیکس ختم ہو گیا تھا اب سننے میں آیا ہے کہ دوبارہ صوبائی حکومت نافذ کرنے جارہی ہے۔ ابھی سے زرعی ادویات کی کمپنیاں جنہوں نے پہلے ہی بکنگ کی ہوئی تھی وہ اب کسانوں کو لوٹنے کے لئے اپنے ریٹ بڑھا کر انہیں تنگ کرنے کا پروگرام طے کر رہی ہیں۔

جناب سپیکر! سابقہ دور حکومت میں بجلی کے ریٹ بہت کم کئے گئے تھے بلکہ ٹیوب ویل کا ریٹ fix کر دیا گیا تھا۔ حکومت نے آتے ہی بجلی کے ریٹ بڑھا دیئے یہ بھی بہت بڑا ظلم ہے۔ ان دس ماہ میں ڈیزل کے ریٹ تقریباً 25 فیصد بڑھائے گئے ہیں اور ڈیزل اب -/126 روپے لٹر ہو گیا ہے جو کسان کے ساتھ بہت بڑا ظلم ہے۔

جناب سپیکر! مجھ سے پہلے فاضل دوستوں نے ریسرچ کے بارے میں بھی بات کی ہے تو ریسرچ نام کی کوئی چیز ہی نہیں ہے۔ یہاں صرف کاغذوں میں ہی آفیسر لکیر کے فقیر بن کر کاغذی رپورٹیں بنا کر ڈیوس روڈ بھیج دیتے ہیں اور وہاں سے حکم نامہ جاری ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اجناس کی برداشت کے لئے پچھلے دنوں حکومت کی طرف سے ٹرانسپورٹیشن پر یہ قدغن لگائی گئی ہے کہ اتنا وزن لادا جائے گا۔ اس سے کسانوں کو ٹرانسپورٹیشن پر ڈگنا خرچ کرنا پڑے گا جس سے اخراجات میں اضافہ ہو گا۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ وہاڑی کپاس کی کاشت صوبہ سندھ کے برابر تھی لیکن اب ضلع وہاڑی میں جہاں لاکھوں ایکڑ کپاس کاشت ہوتی تھی اب سینکڑوں ایکڑ کاشت ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، اب سید حسن مرتضیٰ! اپنی بات کریں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! شکریہ۔ ہمارا صوبہ زرعی صوبہ ہے اور اس کی 70 سے 80 فیصد آبادی دیہات پر مشتمل ہے۔ اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے میرے اکثر بہن بھائیوں کا تعلق دیہات سے ہے۔ ہمارے سسٹم میں زبردستی بابو کو introduce کیا گیا ہے وہ بابو بھی دراصل پینڈو ہی ہوتا ہے شاید ٹائی اور کوٹ پہننے کے بعد اس کے جذبات یکسر بدل جاتے ہیں، وہ اپنے بہن بھائیوں کو بھول کر یہاں کا ہی ہو جاتا ہے اور آج میں بڑے فخر سے کہوں گا کہ ہمارے کسٹوڈین جو اُس کرسی پر بیٹھے ہیں وہ اور قائد حزب اختلاف بھی اسی طبقے سے تعلق رکھتے ہیں لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ آج تک اس طبقے کی کبھی کسی نے بات کی ہے اور نہ ہی اس پر کبھی عملدرآمد ہوا ہے۔

جناب سپیکر! ابھی آپ تھوڑی دیر میں دیکھیں گے کہ وہی میرے بھائی جو دیہاتوں سے تعلق رکھتے ہیں وہی میرا مذاق اڑائیں گے اور مجھے interrupt بھی کریں گے کئی تو اس میں سے اتنے فرطِ جذبات میں آجائیں گے کہ وہ "شیم شیم" بھی کہیں گے لیکن تاریخ انہیں بھی دیکھ رہی ہے اور تاریخ ہمیں بھی دیکھ رہی ہے کہ تاریخ میں کس طرح سے ان کا نام لکھا جانا ہے اور کس طرح ہمارا نام لکھا جانا ہے؟ آج جب یہ بجٹ پڑھا جاتا ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ حکومتِ وقت نے ایگریکلچر کے حوالے سے کوئی خاطر خواہ اقدامات کئے ہوں اور اس بجٹ میں زراعت پیشہ لوگوں، ہاری اور زمیندار کو کوئی ریلیف ملا ہو۔

جناب سپیکر! یہاں پر میرے جنوبی پنجاب کے بھائی بیٹھے ہیں اگر میں غلط عرض کر رہا ہوں تو یہ مجھے ابھی کہہ دیں تو میں بیٹھ جاؤں گا یہاں پر سردار حسنین بہادر دریشک بھی بیٹھے ہیں۔

(اس مرحلہ پر ممبران حزبِ اقتدار کی طرف سے
" بیٹھ جائیں، بیٹھ جائیں" کی نعرے بازی کی گئی)

جناب سپیکر! مجھے کم از کم وہ لوگ نہ کہیں جن کی کوئی جڑ دیہات میں نہیں ہے جو شہروں میں پلے اور بڑھے ہیں جن کو پتا ہی نہیں ہے کہ ایگریکلچر کیا چیز ہے؟ جو آج بھی پوچھتے ہیں کہ گندم کا درخت کتنا بڑا ہوتا ہے تو وہ مجھے کہہ رہے ہیں کہ آپ بیٹھ جائیں۔[*********]

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! میں ان کی اس بات پر احتجاج کرتی ہوں کیونکہ انکم سپورٹ پروگرام انہوں نے بنایا، انہوں نے کھایا اور انہوں نے ہی اس سے فائدہ اٹھایا ہے۔

جناب سپیکر: .Order in the House محترمہ! آپ بیٹھ جائیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر![*********]

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ ایک سیکنڈ بات سنیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر![*********]

---

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 622 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ نے جو اس طرح کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ میں ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ محترمہ! ان کے الفاظ کو کارروائی سے حذف کر دیا ہے لہٰذا اب آپ بیٹھ جائیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس حکومت نے ریسرچ کے حوالے سے کوئی بجٹ نہیں رکھا جس سے کوئی نیا seed introduce کروایا جاسکے اور نہ ہی کماد، گندم اور چاول کے لئے کوئی نیا seed آیا ہے تو ریسرچ ہمارا ایک ایسا wing ہے جس کے لئے بے تحاشا پیسا ہونا چاہئے تھا لیکن اس حکومت نے اس کو نظر انداز کیا ہے کیونکہ ہمارے پاس کوئی ایسا seed نہیں ہے ہمارے پاس سمگل شدہ بیج آتے ہیں جو ہم انڈیا اور دیگر ممالک سے منگواتے ہیں اور اس پر جو ہماری فصل کی اوسط فی ایکڑ نکلتی ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔

جناب سپیکر! میں اس حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ agro based economy province کو اس طرح نظر انداز نہ کیا جائے اور ریسرچ کے لئے پیسے رکھے جائیں تاکہ اس ملک کے غریب کاشتکار کو seeds مل سکیں۔ Pesticides اور Fertilizer کی آج سے چند سال پہلے اتنی اہمیت نہیں ہوتی تھی لیکن اب جس طرح جدت آرہی ہے اس طرح ان کی بھی ضرورت ہے۔ آج آپ DAP، یوریا اور پوٹاش کا ریٹ دیکھ لیں تو آپ کو پتا چل جائے کہ کاشتکار اس قابل نہیں کہ وہ یہ مہنگی کھادیں اور ادویات استعمال کر سکے لیکن موجودہ حکومت نے سابقہ ادوار میں جو subsidies دی گئی تھیں وہ ختم کر دی ہیں اس لئے کاشتکار مہنگائی کی چکی میں پس رہا ہے اور اس کا کوئی پُرسان حال نہیں ہے لہٰذا فی الفور اس بجٹ میں ترمیم کی جائے اور کاشتکار کو سبسڈی دی جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! مہربانی کر کے میری بات سن لیں۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! میں آپ کی بات سن رہا ہوں آپ بولیں۔ میں نے تو آپ کی وہ بات بھی سن لی تھی جو کہ آپ کو کرنی نہیں چاہئے تھی۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نے کسی کو کچھ نہیں کہا۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! وہ الفاظ کارروائی سے حذف ہوگئے ہیں اس لئے آپ اس بات کو چھوڑ دیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آبیانہ کو ڈُگنا کر دیا گیا ہے۔ ہمارے وزیر آبپاشی ابھی یہاں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ شروع دن سے ایسا ہوتا آیا ہے کہ ٹیل والے ہمیشہ پانی سے محروم رہتے ہیں اور جب سردیوں میں ان کو پانی کی ضرورت نہیں ہوتی تو اس وقت سارا پانی ٹیل والوں کو دے دیا جاتا ہے لہٰذا دونوں صورتوں میں ہی وہ نقصان میں رہتے ہیں۔ اس بجٹ میں کوئی ایسی پالیسی نہیں ہے ماسوائے آبیانہ ڈُگنا کرنے کے کہ جس سے کاشتکار کو پانی جیسی سہولت اور ضرورت سے نوازا جاسکتا۔

جناب سپیکر! میں زرعی انکم ٹیکس کے حوالے سے عرض کروں گا کہ پہلے زرعی ٹیکس کے نام پر ہماری holdings پر ٹیکس لگایا گیا۔

جناب سپیکر! اب ہمیں زرعی انکم ٹیکس بھی دینا پڑتا ہے جبکہ ہم پہلے ہی کئی قسم کا ٹیکس ادا کر رہے ہیں، ہم ٹیوب ویلز کے بل، کھاد اور pesticides پر ٹیکس ادا کرتے ہیں، ہم جو زرعی قرضہ لیتے ہیں اس پر ہم سے سود لیا جاتا ہے، اگر ہم کوئی cheque cash کرواتے ہیں اس پر بھی ہم سے ٹیکس لیا جاتا ہے اور اب زرعی انکم ٹیکس کے نام پر ہم پر ایک اور بوجھ لاد دیا گیا ہے جس کی میں پُرزور مذمت کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں اس حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ اگر کوئی ہمارا دوست جو کہ زراعت سے تعلق رکھتا ہے چاہے وہ حکومتی بنچز یا اپوزیشن سے ہو اور اس زرعی ٹیکس کے حق میں کوئی دلیل دینا چاہتا ہے تو آئے ہمارے ساتھ بیٹھ کر بات کرے اگر وہ یہ سمجھتا ہے یہ ٹیکس ٹھیک لگایا گیا ہے تو ہم اس سے معافی مانگیں گے۔ اگر وہ یہ سمجھتا ہے کہ یہ اس کے ضمیر پر بوجھ ہے تو اس ٹیکس کے خاتمے کے لئے ہمارا ساتھ دے۔ میں اب زیادہ وقت نہیں لوں گا۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ کا وقت پورا ہو گیا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں بس دو تین منٹ مزید لوں گا۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! نہیں، بس اب وقت ہو گیا ہے کیونکہ ہم نے پانچ منٹ تک بات کرنے کا وقت رکھا تھا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ہمارے اضلاع کے لئے کوئی میگا یا چھوٹا پراجیکٹ نہیں رکھا گیا۔ جس حلقے سے ہم لوگ جیت کر آئے ہیں وہاں پر حکومتی جماعت کا کوئی نمائندہ نہیں ہے وہاں پر دوسرے حلقوں سے ایم پی اے امپورٹ کر کے لاتے ہیں اور وہ ایم پی اے اس ہمارے حلقے میں تین تین، چار چار ہزار روپے کے چیک تقسیم کر کے انسانیت اور وہاں کے ایم پی اے کی بھی تذلیل کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے آپ سے کئی دفعہ عرض کی ہے کہ پنجاب کے اندر پنجاب پولیس کے ذریعے ہماری وفاداریاں تبدیل کروانے اور ہم پر دباؤ ڈالنے کے لئے سیاسی طور پر پرچے بھی ہو رہے ہیں۔ آپ ایک کمیٹی بنا دیں جس میں ہم ثبوت پیش کریں گے لیکن اگر ہم نہ کر سکے تو پارلیمانی کمیٹی نے کوئی سزا تو نہیں دے دینی۔ وہ کمیٹی آپ کو رپورٹ کرے گی۔ آپ کسٹوڈین ہیں لہٰذا مہربانی فرمائیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ میں وزیر قانون سے بات کروں گا لیکن یہ پرچوں کا ایگریکلچر منسٹر سے تو کوئی واسطہ نہیں بنتا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! کاشتکار بے چارے مر رہے ہیں۔ یہ پرچے تاجروں پر نہیں بلکہ کاشتکاروں پر ہی ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جناب محمد وارث شاد! آپ دو منٹ بول لیں کیونکہ ٹائم تو ہو گیا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں آپ سے یہ request کروں گا کہ آپ نے کل دو گھنٹے کا فرمایا تھا اور اجلاس 4 بج کر 15 منٹ پر شروع ہوا ہے اس لئے آپ سوا چھ بجے تک تو ہماری cut motions پر ہمیں ٹائم دیں۔

جناب سپیکر: دو گھنٹوں کا نہیں بلکہ میں نے 5:00 بجے تک کا ٹائم دیا تھا لیکن آپ بول لیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں مختصر ہی بات کروں گا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارا ملک پاکستان بالخصوص پنجاب ہمارے ملک کی agrarian economy ہے اور ہمارے ملک کا مکمل انحصار زراعت پر ہے۔ پچھلے سال اس گورنمنٹ کی جو پالیسیاں تھیں ان کی وجہ سے سٹیٹ بنک کی سروے رپورٹ جو انہوں نے خود جاری کی ہے اس میں 0.8 فیصد پر اِن کی growth as against 3.8 percent آئی ہے اور یہ کس وجہ سے آئی ہے کیونکہ ان کی پالیسیاں غلط تھیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہوں گا کہ انہوں نے اِس وقت زراعت کے لئے 41 بلین کی رقم جو 1.77 فیصد بنتی ہے یہ بجٹ میں allocation کی ہے جبکہ پچھلے سال ہمارے دَور میں 78 بلین کی رقم تھی جو بڑھتی جا رہی تھی۔

جناب سپیکر! اب انہوں نے زراعت کو اتنا بڑا cut لگا دیا ہے۔ جب یہ 41 بلین پر زراعت کی allocation لے آئیں گے تو یہ agrarian society کہاں رہ جائے گی؟

جناب سپیکر! اس کے علاوہ جس طرح دوستوں نے ابھی بتایا کہ زراعت میں چھوٹے زمیندار کاشتکار کو ڈیزل کے ریٹ، بجلی کے ریٹ، کھاد اور ہر چیز پر سبسڈی ملتی تھی جو ختم کر دی گئی ہے، اس طریقے سے کاشتکار کے ساتھ ظلم اور زیادتی ہوئی ہے۔ میں آپ کو یہ بھی بتاتا چلوں کہ ایک انکم ٹیکس based انکم ٹیکس ہے اور ایک انکم پر انکم ٹیکس ہوتا ہے۔۔

(اذانِ عصر)

جناب سپیکر: جی، جناب محمد وارث شاد!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! شکریہ۔ اس کے علاوہ interest free loans ہوتے تھے۔ پہلے 100 بلین interest free loan دیا گیا تھا اور اب انہوں نے وہ ختم کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! اب بیرون ممالک سے جو بیج آ رہے ہیں وہ صحیح نہیں ہیں اور اس سلسلے میں کوئی چیک نہیں رکھا گیا کہ اصلی بیج آ رہے ہیں یا fake دیئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ انہوں نے wheat procurement میں تقریباً 13 بلین کا cut لگا دیا ہے جو کہ کاشتکار کا استحصال ہے۔ یہاں پر ہاؤس میں دونوں sides پر بیٹھے لوگ دیکھ رہے ہیں کہ ہمارا ملک زراعت پر چل رہا ہے اور زراعت ہی ہماری economy ہے۔ اگر زراعت نہ ہو تو ہمارے سفید کپڑے بھی نہیں بچتے۔

جناب سپیکر: جی، اب دو منٹ جناب محمد ارشد جاوید کو بول لینے دیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اِن سے کہیں کہ اس کو ایک روپیہ کر دیں لیکن اربوں روپے ضائع نہ کریں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، جناب محمد ارشد جاوید!

جناب محمد ارشد جاوید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! مجھے ٹائم دینے کا شکریہ۔ میں چند ایک گزارشات پیش کرنا چاہتا ہوں اور میں facts پر بات کروں گا لیکن انشاء اللہ تعالیٰ ماشی پروگرام بالکل نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر! میں اُن facts پر بات کروں گا جو زراعت کی ترقی کے لئے حقیقت پر مبنی ہیں۔ یہاں پر ہر بندہ اور ہر پاکستانی یہ تسلیم کرتا ہے کہ زراعت ملک کی ریڑھ کی ہڈی ہے لیکن اس کے ساتھ جو سلوک کیا جا رہا ہے وہ یہ کہ زراعت کے لئے اس دفعہ بہت کم بجٹ رکھا گیا ہے اور جو رکھا گیا ہے اُس حوالے سے میں چند مدات کی تفصیل بتاتا ہوں جو کہ صرف اور صرف خانچہ پروگرام ہے۔ یہاں پر میرے زمیندار بھائی بیٹھے ہیں جیسے حسنین بہادر خان دریشک صاحب جن کو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں اور یہ بہت اچھے زمیندار ہیں۔

جناب سپیکر: آپ بس اپنی تجویز دیں۔

جناب محمد ارشد جاوید: ہمارے وزیر خزانہ بھی بہت اچھے زمیندار ہیں۔ یہاں پر کہا جاتا ہے کہ کپاس white gold ہے اور گنّے کو کہا جاتا ہے کہ یہ زہر ہے۔ اِن دونوں چیزوں کے لئے جو پیسے رکھے گئے ہیں میں اُن پر آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ ایک خاص مافیا شوگر کین کے لئے گنا اُگاتا ہے جس کا ملک کو قطعی طور پر کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ADP کا سیریل نمبر 4834 ہے جو میں ہاؤس کو بتانا چاہتا ہوں کہ کپاس کو white gold کے نام سے جانا جاتا ہے جس کی ریسرچ کے لئے صرف 350

ملین روپے رکھے گئے ہیں لیکن جس کو ہم زہر قرار دیتے ہیں اُس کے لئے 1737 ملین روپے رکھے گئے ہیں لیکن جو ہمارے ملک کو پیسا دیتی ہے جس پر ہماری economy based ہے اُس کے لئے 350 ملین روپے مختص ہیں اور یہ فرق آپ خود دیکھ لیں کہ کتنا ہے۔

جناب سپیکر!اس کے بعد میں دوسری بات یہ کروں گا کہ اس میں ایک پروگرام Cooperative Farming رکھا گیا ہے۔ پریکٹیکل زمیندار اور کتابی زمیندار میں بڑا فرق ہے۔ یہ Cooperative Farming کا منصوبہ ایوب خان کے دَور میں سبز انقلاب کے نام سے شروع کیا گیا تو اُس وقت بُری طرح یہ منصوبہ فیل ہو گیا۔

جناب سپیکر!دوسری بار 70 کی دہائی میں ذوالفقار علی بھٹو کے دَور میں اس کو رکھا گیا تب بھی بُری طرح فیل ہوا۔ اب پھر Cooperative Farming کے لئے 400 ملین روپے رکھ دیئے گئے ہیں۔ اس کے بعد میں High value agriculture through Solarization of Drip and Sprinkler پر آؤں گا تو اس کے لئے 2 ہزار ملین روپے رکھے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!میں گزارش کروں گا کہ میرے معزز وزیر خزانہ یہاں پر نہیں بیٹھے ان کے فارم پر drip irrigation لگی تھی تو میں ان سے پوچھتا ہوں کہ کیا وہ چل رہی ہے یا یہاں پر جتنے بھی زراعت کے شعبہ سے تعلق رکھنے والے معزز ممبران بیٹھے ہیں، ان میں سے drip irrigation کا کوئی ایک ایسا منصوبہ بتائیں کہ وہ چل رہا ہو۔ یہ تمام کا تمام خوانچہ پروگرام ہے۔ مہربانی فرما کر اگر اس ملک کے لئے آپ نے ترقی کروانی ہے تو اس رقم کو کاٹن کی ریسرچ کے لئے رکھا جائے۔

جناب سپیکر!میری یہ گزارش ہو گی کہ 2 ہزار ملین روپے اور یہ Cooperative Farming کو خصوصی طور پر ختم کر کے یہ تمام کا تمام پیسا کاٹن ریسرچ کے لئے رکھ دیا جائے۔

جناب سپیکر!میں زرعی ٹیکس پر آؤں گا کہ یہ واحد ایسا شعبہ ہے جس پر دو طرح کے ٹیکس لگا دیئے ہیں جن میں ایک land based ہے اور دوسرا income based ہے جو کہ زمینداروں کی تباہی کا سبب بنے گا کیونکہ جب زمیندار ایف بی آر والوں کے پاس چکر لگائے گا تو اسے پتا چل جائے گا کہ "کیا بھاؤ بکتی ہے۔"

جناب سپیکر! رحم کیا جائے کیونکہ اگر income based tax لگا رہے ہیں تو اس کو fix کر دیا جائے اور ہمیں ایف بی آر والوں سے بچایا جائے۔

جناب سپیکر! میں اسی پر اپنی بات ختم کر رہا ہوں اور ایک بار پھر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کے لئے وقت دیا۔

جناب سپیکر: اب وزیر زراعت بات کریں گے۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ آج میرے قائد کا وہ وژن جس پر انہوں نے ایگریکلچر ایمرجنسی کا اعلان کیا تھا اس کے نتیجے میں مجھے یقین تھا کہ اپوزیشن والے کٹ موشن ضرور دیں گے۔ زراعت پر کٹ موشن دینے کا مقصد ان کی ناکامی اور ان کی نالائقی ہے۔ آج ہماری زراعت اللہ کے فضل و کرم سے صحیح سمت کی طرف چل پڑی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس دفعہ 10۔ ارب روپے ہم نے زراعت کے شعبہ میں ڈویلپمنٹ سکیموں کے لئے رکھا ہے جبکہ ان کی حکومت نے 7۔ ارب روپے رکھا تھا۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ تقریباً 8۔ ارب روپے نان ڈویلپمنٹ فنڈ میں سے بھی انشاءاللہ ہم ایگریکلچر پر استعمال کریں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ پنجاب کی تاریخ میں پہلی دفعہ ہوا ہے کہ پی ٹی آئی کی حکومت نے ایگریکلچر پالیسی متعارف کروائی ہے اور یہ ایگریکلچر پالیسی totally base کرتی ہے چھوٹے زمیندار کی اوسط پیداوار کو بڑھانے، ایگریکلچر مارکیٹنگ جو کہ بُری طرح ناکام رہی ہے اسے promote کرنے اور اسے مضبوط کرنے کے لئے آپ نے اپوزیشن کے ممبران کی طرف سے ان کی تقاریر سنیں۔ آپ کو یا پورے ایوان کو کوئی ایسی چیز نظر نہیں آئی کہ جو ہمیں وہ سمجھانا یا دکھانا چاہتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! سیانوں کا اکھان ہے کہ "نون کا نیاں رل صلاح کیتی آؤ راہواں وچ کنڈے کھلاریے جی۔" اس کا مقصد صرف یہاں تک ہے۔

جناب سپیکر! ہماری حکومت کے 9 ماہ کے دور میں پانچ فصلیں پنجاب میں کاشت اور برداشت ہوئیں۔ سب سے پہلے مکئی آئی تو کسان کو مکئی کی فصل کا آج سے 6 ماہ پہلے -/1100 روپے فی من ملا جو کہ پہلے کبھی بھی پنجاب میں نہیں ملا تھا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کے بعد ہماری کماد کی فصل آئی اور ہمارے پنجاب کا کسان اس چیز کا گواہ ہے کہ یہ میرے لیڈر وزیر اعلیٰ پنجاب، ان کی کابینہ کی کاوشوں اور اللہ کے فضل و کرم سے -/180 روپے فی من ہر کسان کو کماد کی قیمت ملی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کے بعد آلو کی فصل آئی جو کہ پنجاب کی "Bumper crop" ہوئی اور اس فصل سے آپ کا کسان خوش بھی ہے اور اس چیز کو تسلیم بھی کیا ہے کہ پی ٹی آئی کی حکومت نے ہماری مدد کی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! گندم کی فصل آپ کے سامنے منہ بولتا ثبوت ہے کہ وہی کاشتکار جو باردانہ کے حصول کے لئے در بدر پھرتے تھے لیکن انہیں باردانہ نہیں ملتا تھا اور گرمیوں کے اندر انہیں لائنوں میں کھڑا ہونا پڑتا تھا لیکن آج کا کسان گندم کی قیمت کم از کم -/1300 روپے فی من وصول کر رہا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ کہتے ہیں کہ subsidies ختم کر دی ہیں۔ یہ ابھی تک احمقوں کی جنت میں رہ رہے ہیں اور انہیں نظر نہیں آرہا کہ ہم نے سبسڈی کو اتنا transparent کر دیا ہے کہ آج میرا کسان جب بھی کھاد پر سبسڈی لے گا تو موبی لنک کے ساتھ ہمارا joint venture ہے اسے گھر میں "ایزی پیسا" کے ذریعے سبسڈی کے پیسے وصول ہوں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! پنجاب کی تاریخ میں پہلی دفعہ "crop insurance" متعارف کروائی گئی ہے جس سے اس دفعہ اس سیزن میں میرے کسانوں نے تقریباً آٹھ، ساڑھے آٹھ ہزار روپے فی ایکڑ claim وصول کئے۔ اڑھائی لاکھ کسانوں نے interest free loan وصول کیا ہے جو آپ کی تاریخ میں پہلی دفعہ ہوا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ کہتے ہیں کہ میگا پراجیکٹس نہیں رکھے گئے۔ ہماری حکومت نے اس دفعہ چار میگا پراجیکٹس رکھے ہیں جن میں سے پہلا میگا پراجیکٹ گندم کی enhancement یعنی اس کی اوسط پیداوار بڑھانے کے لئے 12½ ارب روپے رکھا ہے جس میں ہم اپنے کاشتکار کو تقریباً

4لاکھ بوری پر سبسڈی دیں گے۔ ہم نے چاول کی enhancement کے لئے 6۔ارب روپے رکھے ہیں۔15۔ارب روپے ہم نے تیلدار اجناس کے لئے رکھے ہیں۔3½ بلین ڈالر کا ہم edible oil باہر سے import کرتے ہیں تو تیلدار اجناس کو promote کرنے کے لئے 15۔ ارب روپیہ رکھا ہے۔

جناب سپیکر! کون کون سی بات آپ کو یہاں بتاؤں کہ 1970 کے دور کے بلڈوزر اس وقت ہمارے محکمہ میں استعمال ہو رہے ہیں تو36 بلڈوزر ہم brand new اللہ کے فضل و کرم سے import کر رہے ہیں۔ ہمارے پوٹھوہار کے علاقے میں بور کرنے کا بڑا مسئلہ تھا تو دو rig مشینیں ہم نے import کی ہیں جن کی قیمت30،30 کروڑ فی مشین ہے۔ ہمارے کسانوں کو زمین کی مالیت کا علم نہیں اور انہیں کھاد کی وہ سوچ نہیں تو ہم نے اللہ کے فضل و کرم سے soil health card متعارف کروا دیا ہے جس سے ہمارا کسان بہتر طریقے سے اپنی زمین کو متعلقہ کھاد ڈال سکے گا۔ ہمارے کسان کبھی زمین کو زیادہ پانی لگا دیتے ہیں اور کبھی کم تو ہم نے اپنے کسانوں کو پانی لگانے سے متعلق اس کی مقدار کو زمین کے مطابق رکھنے کے لئے soil moisture meter دینے کا پروگرام اللہ کے فضل و کرم سے بنایا ہے جیسے پنجاب میں پانی کی کمی آ رہی ہے ہم سبسڈی پر ponds بنا کر دیں گے پانی کے لئے reserve ponds ہوں گے جس سے ہمارے کاشتکار بھائی اپنی متعلقہ زمین کے لئے پانی کا استعمال کر سکیں۔ ہماری زرعی اجناس value added نہیں ہوئیں کیونکہ ہمارے پاس وسائل نہیں ہیں۔ ہم انشاللہ تعالیٰ processing plants لے کر آ رہے ہیں اور ہم اپنے کسانوں کو اور جو بھی کاروباری اس میں آنا چاہیں انہیں اڑھائی کروڑ تک interest free loan دے کر یہ processing plants لگوا رہے ہیں۔ماڈل مارکیٹ کی بات ہو رہی تھی ہم لکھوڈیر میں 5۔ارب روپے کی مالیت سے دنیا کے برابر کی ماڈل مارکیٹ انشاءاللہ تعالیٰ بنا رہے ہیں۔ میرے بھائی جناب محمد ارشد جاوید نے Cooperative Farming کی بات کی تین اضلاع رحیم یار خان، سرگودھا اور سیالکوٹ ہم نے pilot projects کے طور پر رکھے ہیں۔ دور بدل چکا ہے ہم ان کو کامیاب کریں گے اور انشاءاللہ تعالیٰ Cooperative Farming کو promote کریں گے۔

جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارا ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ ونگ کمزور رہا ہے۔ کوئی بھی ریسرچ اگر لانی ہو تو اُس کے لئے کم از کم دو، تین سال کسی بھی بیج کو mature کرنے کے لئے لگتے ہیں ہم نے Seed Act بنایا ہے جس میں ہم نے اپنے سائنسدانوں کو incentive دیا ہے کہ وہ کوئی بھی seed جو متعارف کروائیں گے اُس کا 50 فیصد auction میں اُن کو incentive دیں گے۔ ہم 1978 کا جو Market Act ہے اُسے بھی تبدیل کر رہے ہیں آج کی نئی بنیادوں پر ہم PAMRA Act لا رہے ہیں جو کہ ہمارے کسانوں کو اجناس کے بہترین rates دے گا اور مارکیٹوں کو زیادہ مظبوط کرے گا۔

جناب سپیکر! دور بدل چکا ہے، پرانی حکومت بدل چکی ہے۔ چودھری اقبال میرے چچا ہیں انہوں نے بڑی تعریفیں کیں وہ جناب پرویز الٰہی کے سنہری دور کی باتیں کرتے ہیں۔ جناب پرویز الٰہی ایک زمیندار گھرانے کا فرد ہے اُسے پتا تھا کہ یہ ایک زرعی ملک ہے اس کو زراعت میں کتنا مضبوط کرنا ہے۔ چودھری اقبال اُس وقت وزیر ایگریکلچر تھے اور انہوں نے کوئی شک نہیں بہت محنت کی لیکن جو اُس کے اوپر والے دس سال ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! وزیر ایگریکلچر نہیں، وزیر خوراک تھے بعد میں ہیلتھ منسٹر بنے۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! اُس کے بعد کے دس سال کا جو نقشہ تھا وہ تو اس ہاؤس کو نہ دکھایا۔ انہوں نے جناب پرویز الٰہی کا سنہری دور دکھایا۔ یہ زرعی ملک ہے زراعت ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے اس کو انشاءاللہ تعالیٰ ہم سچی نیت اور دل سے محنت کر کے اپنے کسان کو خوشحال کریں گے اور اللہ کے فضل و کرم سے میرے وزیر اعظم اور میرے وزیر اعلیٰ کا جو وژن ہے اُسے کامیاب کریں گے۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، Order in the House

اب سوال یہ ہے کہ

"18- ارب 94 کروڑ 96 لاکھ 93 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مد مطالبہ زر نمبر PC21018 "زراعت" کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

(تحریک نامنظور ہوئی)

مطالبہ زر نمبرPC21018

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو18-ارب94کروڑ96لاکھ 93ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد" زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: اب ہم باقی ماندہ مطالبات زر قواعد انضباط کارِ صوبائی اسمبلی پنجاب1997کے قاعدہ144کے تحت گلوٹین کے اطلاق کے ذریعے کارروائی شروع کرتے ہیں۔

مطالبہ زر نمبرPC21001

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جوایک کروڑ5لاکھ76ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ "مدافیون" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC21002

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو4-ارب49کروڑ93لاکھ97 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2020کو

ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ
سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد
"**مالیہ اراضی**"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC21003

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو67کروڑ83لاکھ67ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**صوبائی آبکاری**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC21004

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو75کروڑ80لاکھ43ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**اسٹامپ**"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC21005

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو4-ارب 5کروڑ31لاکھ16ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**جنگلات**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC21006

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو10کروڑ77لاکھ81ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**رجسٹریشن**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC21007

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو55کروڑ72لاکھ11ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون 2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا

اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**اخراجات برائے قوانین موٹر گاڑیاں**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC21008

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک رقم جوایک ارب 40کروڑ41لاکھ8ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**دیگر ٹیکس ومحصولات**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC21009

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک رقم جو21۔ارب24کروڑ90لاکھ52ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**آبپاشی وبحالی اراضی**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC21010

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو49۔ارب74 کروڑ82لاکھ31ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**انتظام عمومی**"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC21011

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو23۔ارب17 کروڑ61لاکھ70 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**نظام عدل**"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC21012

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو10۔ارب43کروڑ48لاکھ 14ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ

سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**جیل خانہ جات وسزایافتگان کی بستیاں**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC21013

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک رقم جوایک کھرب15۔ارب63 کروڑ32 لاکھ80ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**پولیس**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC21014

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو19 کروڑ90لاکھ17 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**عجائب گھر**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC21017

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک رقم جو10-ارب33 کروڑ8لاکھ75ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صحت عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC21019

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک رقم جو91 کروڑ10لاکھ90ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ماہی پروری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC21020

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو13- ارب22 کروڑ4لاکھ57ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ

سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد " ویٹرینری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC21021

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو **ایک ارب 44 کروڑ 79 لاکھ 94 ہزار** روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**کوآپریشن**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC21022

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 9۔ارب 43 کروڑ 51 لاکھ 27 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد" **صنعتیں**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC21023

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو9۔ ارب45کروڑ92لاکھ71ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**متفرق محکمہ جات**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC21024

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو9۔ارب36کروڑ95لاکھ67ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**سول ورکس**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC21025

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو12۔ارب23کروڑ69لاکھ 18ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ

سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**مواصلات**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC21026

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو55 کروڑ12 لاکھ 44ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**محکمہ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC21027

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک رقم جو ایک ارب60 کروڑ22 لاکھ95ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**ریلیف**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC21028

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 2 کھرب44-ارب 90 کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**پنشن**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC21029

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو29 کروڑ55لاکھ 26ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"**سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ**"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC21030

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو21-ارب61 کروڑ73لاکھ 70ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے

قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سبسڈیز" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC21031

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 4 کھرب 64۔ ارب 78 کروڑ 66 لاکھ 34 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**متفرقات**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC21032

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 80 کروڑ 37 لاکھ 4 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**شہری دفاع** " برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC13033

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک کھرب 5-ارب 4 کروڑ 58 لاکھ 21 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**غلے اور چینی کی سرکاری تجارت**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC13034

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 9 کروڑ 32 لاکھ 3 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**میڈیکل سٹورز اور کوئلے کی سرکاری تجارت**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC13035

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے

ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد قرضہ جات برائے "سرکاری ملازمین" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC13050

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو84۔ارب40کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔ جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"سرمایہ کاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC22036

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 2کھرب55۔ارب30 کروڑ85لاکھ85ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"ترقیات"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC12037

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو25-ارب34 کروڑ30لاکھ61 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**تعمیرات آبپاشی**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC12041

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو35-ارب روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال 20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**شاہرات و پل**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC12042

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو34-ارب34 کروڑ83 لاکھ 54 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2020 کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ

سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**سرکاری عمارات**" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC12043

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو76۔ارب97کروڑ72لاکھ53ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2020کو ختم ہونے والے مالی سال20-2019کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**قرضہ جات برائے میونسپلیٹیز/خود مختار ادارہ جات وغیرہ**"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہوا۔اب اجلاس بروز بدھ26۔جون2019سہ پہر 3:00بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔